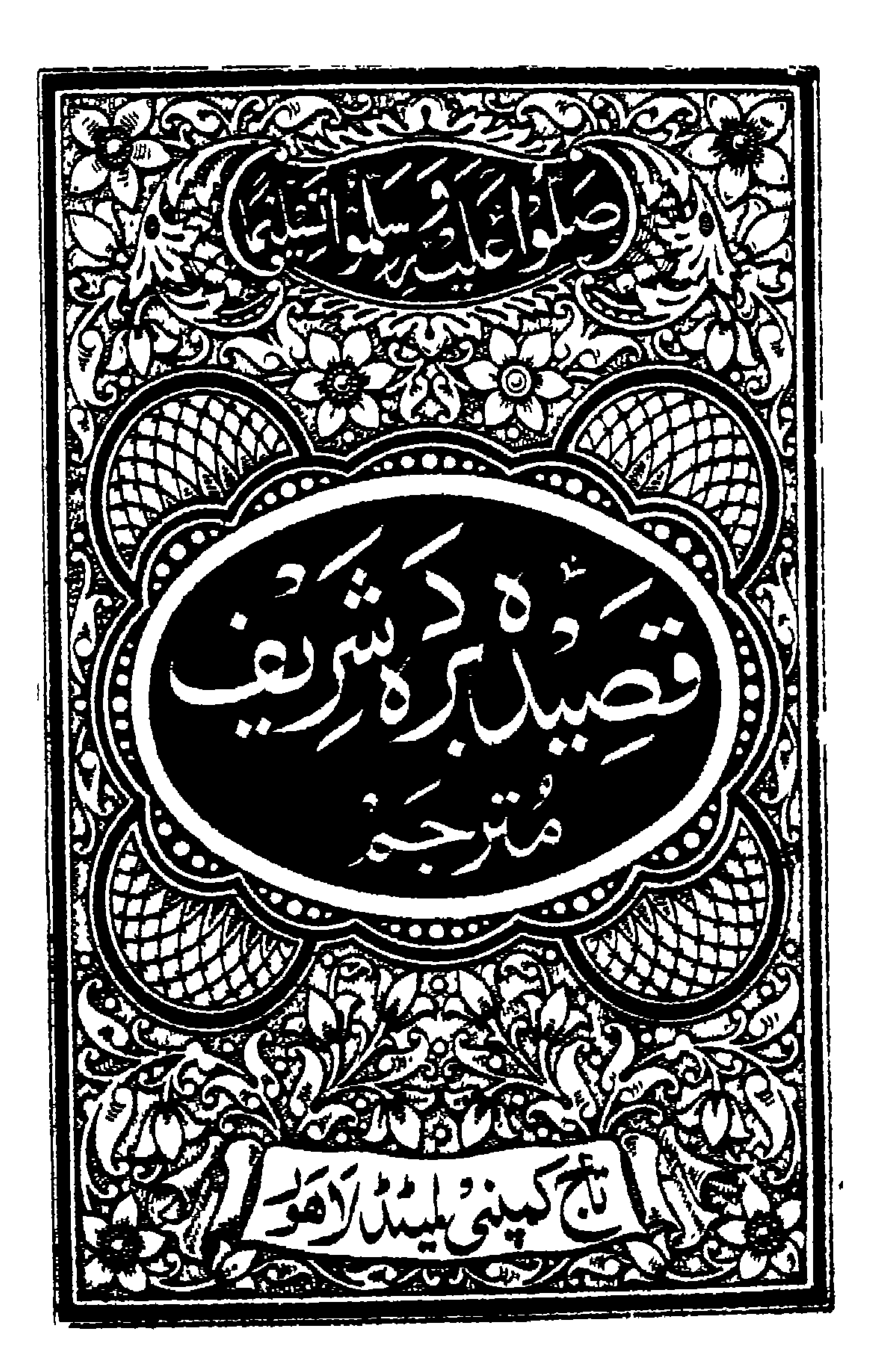

صلوا علیہ وسلموا تسلیما
قصیدہ بردہ شریف
مترجم
تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور



بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ درود شریف اول و آخر اس قصیدہ شریف کے رو بقبلہ ہو کر سو سو مرتبہ پڑھیے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد نبی امی پر

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اور اسکی اولاد اور اصحاب پر اور برکت اور سلامتی

پھر یہ اشعار پڑھ کر قصیدہ شروع کرے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِي الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ

سب تعریف اللہ کو پیدا کرنے والا مخلوق کا ہے عدم سے

ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِي الْقِدَمٖ

پھر درود ہو اوپر اس کے جو برگزیدہ ہے پہلے سے

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

اے مالک میرے درود اور سلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ تک

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

اپنے دوست پر جو بہتر ہیں ساری خلقت سے



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِیْ ذِکْرِ عِشْقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ فصل پہلی ہے بیان میں عشق و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ

کیا تجھے ذی سلم کے ہمسائے یاد آ گئے

مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَۃٍ بِدَمٖ

کہ آنسو ملا ہوا خون تیری آنکھوں سے جاری ہے

اَمْ ھَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَآءِ کَاظِمَۃٍ

یا کاظمہ کی طرف سے ہوا آ گئی

اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٖ

یا اضم سے اندھیری رات میں بجلی چمکی

فَمَا لِعَیْنَیْکَ اِنْ قُلْتَ اکْفُفَا ھَمَتَا

تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ منع کئے سے اور روتی ہیں

وَمَا لِقَلْبِکَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَھِمٖ

اور تیرے دل کو کیا ہوا اسے تو کہتا ہے ہوش میں آ تو اور بے خود ہو جاتا ہے

اَیَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْکَتِمٌ

کیا عاشق یہ سمجھتا ہے کہ محبت چھپی رہنے والی ہے

مَا بَیْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْہُ وَمُضْطَرِمٖ

اس حال میں کہ آنسو جاری ہیں اور دل سے شعلے نکلتے ہیں

۱ ذی سلم ایک مقام کا نام ہے درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے جس میں بیت آنحضرت کا ہے کہ تم آپ کو خطاب کرتے ہیں کہ اے عاشق زار تیرا رونا اتنا کیوں ہے جو تیری آنکھوں سے خون آلودہ آنسو بہتے ہیں۔ کیا ان قدیم دوستوں کی یادگاری سے ہے جو مقام ذی سلم میں ہیں یا اس ہوا کے چلنے اور بجلی کے چمکنے کے باعث سے ہے جو اندھیری رات میں تیرے حبیب کے شہر کی جانب سے ظاہر ہو کر تجھے بیقرار کرتی ہیں۔

۲ یعنی اگر تیرے رونے کا سبب اور مذکور نہیں پھر تیری آنکھوں اور دل کو کیا ہو گیا کہ روتے ہیں بھڑک گئے اور تیری نصیحت نہیں سنتے

۳ حاصل یہ ہے عاشق کا یہ خیال کرنا بالکل محال ہے کہ میرا عشق غیروں سے پوشیدہ ہے حالانکہ آنکھوں سے آنسو ٹپکتے ہوں اور دل تڑپتا ہو پھر کیونکر چھپ سکتا ہے

لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ

اگر تو عاشق نہ ہوتا تو ٹیلوں پر نہ روتا

وَلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اور درخت بان اور علم کے ذکر سے بیتاب اور بے قرار نہ ہوتا

فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ

عشق کا انکار تو کیونکر کر سکتا ہے جب تجھ پر گواہی دے دی

بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

دو سچے گواہوں نے کہ وہ آنسو اور بیمار ہونا ہے

وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى

اور ثابت کر دیے عشق نے دو خط آنسوؤں اور لاغری کے

مِثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

تیرے رخساروں پر مانند گل زرد اور شاخ سرخ کے

نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِيْ

ہاں سچ ہے مجھے اس کا خیال آگیا جسے میں چاہتا ہوں اس لئے مجھے رقت ہوئی

وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

اور محبت لذتوں کو درد سے بدل دیتی ہے

يَا لَائِمِيْ فِي الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً

اے مجھے ملامت کرنے والے عشق میں مجھے معذور رکھ

مِنِّيْ اِلَيْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

اور تو جو منصف ہوتا تو مجھے ملامت نہ کرتا

له حاصل اس کا
اور مطلب کا یہ ہے
کہ آنسو اور لاغری جب
تیرے عشق پر گواہی
دے چکے اور دو خط
کہ گل بابونہ اور گل ار
کے مشابہ تیرے
رخسار پر کھینچ دیے
تو اب عشق سے انکار
کرنا محض بیکار ہے
سله یہ بیت الہامی
ہے ۱۲

سله جب سائل
نے راستے انکار
کے بند کر دیے
تم لاچار عاشق نے
عشق کا اقرار
کیا اور کہا اس کا
سبب ہے

عَدَتْكَ حَالِي لَا سِرِّي بِمُسْتَتِرٍ

میرا اسرار تجھ پر کھل گیا اب میرا راز سخن چینوں سے نہیں چھپنے والا

عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِي بِمُنْحَسِمِ

اور نہ میرا درد موقوف ہونے والا ہے

مَحَّضْتَنِي النُّصْحَ لَكِنْ لَسْتُ أَسْمَعُهُ

تُو نے مجھے اچھی نصیحت کی مگر میں کب سنتا ہوں

إِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِي صَمَمِ

عاشق نصیحت گروں کی طرف سے بہرے ہیں

إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلِي

میں نے بڑھاپے کی نصیحت کو جھوٹ جانا ملامت کرنے میں

وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

حالانکہ وہ تہمت سے بعید ہے سچا نصیحت گر ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

یہ فصل دوسری ہے

فِي مَنْعِ هَوَى النَّفْسِ

باز رکھنے میں خواہش نفسانی سے اپنے کو

فَإِنَّ أَمَّارَتِي بِالسُّوءِ مَا اتَّعَظَتْ

میرے نفس امارہ نے نصیحت نہ مانی

مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

اپنی جہالت کے سبب سے بڑھاپے اور کبرسنی کی

لہ عاشق بیچارہ اپنے راز پوشیدہ کے کھل جانے پر حسرت کر کے کہتا ہے کہ جب میرا راز تجھ پر کھل گیا تو چغلخوروں پر بھی کھل جائے گا اور مرض عشق مجھ سے نہیں دور ہونے کا اگر جاتا رہتا تو البتہ راز میرا پوشیدہ رہتا

ٹے حاصل اس بیت کا اور اس کے ساتھ کا یہ ہے کہ اگرچہ تیری نصیحت سچی ہے لیکن میں کب سنتا ہوں کیونکہ عاشق اپنے اختیار میں نہیں رہتا بلکہ جب میں نے بڑھاپے کی نصیحت نہ مانی کہ اسکی نصیحت میں کسی قسم کی بدگمانی بھی نہیں تھی پس تیری نصیحت کو جو ظنی ہے کیونکر سنوں

سے حاصل ان دو بیت کا یہ ہے کہ جو کام مجھ سے سرزد ہوتے ہیں یہ سب نفس سرکش کی شامت سے ہیں کیونکہ سبب اپنی نادانی کے میرے نفس نے بچے آنیوالے یعنی سفید بالوں کی نصیحت کو قبول نہیں کیا۔ بقیہ بر صفحہ آئندہ

وَلَا اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرٰى

اور میں نے ان کی مہمانی نہ کی اچھے عملوں سے

ضَيْفٍ اَلَمَّ بِرَأْسِيْ غَيْرَ مُحْتَشِمِ

ایسا مہمان جو میرے سر پر آیا اور میں نے اس کی توقیر نہ کی

لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّيْ مَا اُوَقِّرُهٗ

اگر میں جانتا کہ میں ایسے مہمان عزیز کی توقیر نہ کروں گا

كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِيْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

تو جو میرا راز کھل گیا ہے اُسے چھپاتا میں خضاب سے

مَنْ لِّيْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَايَتِهَا

اب ایسا کون ہے جو میرے نفس سرکش کو سرکشی سے باز رکھے

كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

جیسے گھوڑوں کو لگام سے روک لیتے ہیں

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِيْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا

تو گناہوں سے نفس کی آرزوئیں نہیں توڑ سکتا

اِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّيْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

کیونکہ کھانا تو اور قوت دیتا ہے اشتہا کو

وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى

اور نفس تو مانند بچے کے ہے جب تک اُسے دودھ پلائے جاؤگے

حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

پیتے جائیگا اور جب چھوڑا دوگے تو چھوڑ دے گا

(بقیہ صفحہ گذشتہ) اور اس کو معزز و محترم نہیں جانتا۔ کاش اگر میں جانتا کہ مجھ سے اُن سفید بالوں کا حق ادا نہیں ہوگا تو میں ان کی سفیدی کو بالکل ظاہر نہ کرتا بلکہ اس کو وسمہ یا خضاب سے چھپاتا۔ اب کیا فائدہ کہ تدبیر کام کی ہاتھ سے جاتی رہی اب حمایت رہبر کے کوئی صورت نجات کی نہیں۔

۱؎ یعنی کوئی ایسا معین اور مددگار نہیں کہ مجھ کو نفس کی گمراہی سے نجات دے گر آنحضرت صلعم کہ جن کے مدح کرنے میں میں مشغول ہوں۔

۲؎ یعنی یہ خیال مت کر کہ نفس بہت گناہ کرنے سے خود بخود اپنی خواہشوں سے ہٹ جائے گا کیونکہ نفس حریص کی مانند جب کہ طعام دیکھتے ہی اسکی حرص زائد ہو جاتی ہے گناہوں سے باز نہیں آتا بلکہ زیادہ مرتکب گناہوں کا ہوتا ہے۔

۳؎ بچے کے ساتھ نفس کی تشبیہ دینے سے

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ أَنْ تُوَلِّيَهُ

اس کو اس کی آرزوؤں سے روک اور خبردار اس پر مت رہو کہ غالب نہ ہو جائے

إِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ أَوْ يَصِمِ

جہاں حرص و ہوا غالب ہوتی ہے تو ہلاک کر ڈالتی ہے یا عیب ناک کر دیتی ہے

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ

اور اس کی نگہبانی کر کہ مانند جانور چرنے والے کے ہے

وَإِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

اور اگر وہ چراگاہ کو لذیذ جانے تو اس کو چرنے نہ دے

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً

اس نفس نے بارہا لذت کو اچھا سمجھا اور وہ انسان کے لئے قاتل ہوئی

مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ أَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

کیونکہ اُس نے نہ جانا کہ چکنائی میں زہر ہے

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوعٍ وَمِنْ شِبَعٍ

اور خوف کر بری چیزوں سے جو بھوکے رہنے اور پیٹ بھرے ہونے سے

فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِنَ التُّخَمِ

پیدا ہوتی ہیں اور اکثر بھوکا رہنا برا ہوتا ہے بہت کھا لینے سے

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ

اور قصداً نکال کر آنسو اُن آنکھوں سے جو بھر گئی ہیں

مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

حرام سے اور اپنے پر فرض جان نگہبانی آنکھوں کی حرام سے

(بقیہ صفحہ گذشتہ)
یہ غرض ہے کہ اگرچہ اپنی خلقت کے اعتبار سے سرکش ہے لیکن بچوں کی طرح تعلیم کی صلاحیت رکھتا ہے پس اس کا خیال اچھے کاموں کی طرف ڈالنا چاہئے۔

۱؎ یعنی اگر نفس سے ایسے کام صادر ہوں جیسے عجب وغیرہ یا تو اسکو دوسرے کام میں مشغول کر کہ جس میں اس کی خواہش کو کچھ دخل نہ ہو کیونکہ بسا اوقات انسان برے کاموں کو نیک سمجھ کر کرنے لگتا ہے۔

۲؎ یعنی بہت بھوک اور بہت کھانے دونوں سے ڈرنا چاہئے کیونکہ بہت کھانا اگرچہ غفلت کرتا ہے اور یادِ خدا سے روکتا ہے لیکن بھوک بھی بدتر ہے کہ انسان کو بعض وقت کافر بنا دیتی ہے۔

۳؎ یعنی تیری آنکھیں جو گناہوں سے پُر ہیں ان کو خوفِ الٰہی سے رونے کے ذریعے گناہوں سے خالی کر کیونکہ سوائے رونے کے کوئی چیز آنکھ کو گناہوں سے پاک کرنے والی نہیں ہے۔

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا

اور خلاف کر نفس اور شیطان کا اور انکی نافرمانی کر

وَإِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

اگرچہ تجھ کو نصیحت خالص سمجھائیں تو اس کو جھوٹ یقین کر

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَلَا حَكَمًا

اور ان کی اطاعت نہ کر کہ وہ دشمن اور حاکم ہیں

فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

اور تو جانتا ہے دشمن اور حاکم کے فریب کو کہ کیسا بد ہے

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ

الٰہی توبہ ایسے قول سے جس پر خود عمل نہ کرے

لَقَدْ نَسَبْتُ بِهِ نَسْلًا لِذِي عُقُمِ

یہ تو ایسا کیا میں نے جیسے بانجھ کے واسطے فرزند بتایا میں نے

أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهِ

میں نے تجھ کو نیکی کرنے کو کہا اور خود میں نے ہی نہ کی

وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِمِ

اور جب خود میں مستقیم نہ ہوں تو میرا کہنا کیا تجھ کو استقامت دیگا

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً

اسی طرح میں نے مرنے سے پہلے آخرت کا توشہ نہ تیار کیا نفلوں سے

وَلَمْ أُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَلَمْ أَصُمِ

اور نہ کبھی سوا فرض نماز کے اور فرض روزہ کے اور کچھ کیا

۱؎ یعنی جیسا عورت بانجھ سے اولاد کا ہونا محال ہے ایسا ہی قول بے عمل کی تاثیر بھی حقیقت میں محال ہے لہذا ایسے قول سے پناہ مانگنا چاہیے

۲؎ یہ بیت بھی مجرب ہے اسکے بعد یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ إِذَا سُئِلَ أَعْطٰى وَإِذَا دُعِيَ أَجَابَ نَسْأَلُكَ بِأَسْمَائِكَ الْعُظْمٰى أَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِي رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

۳؎ یعنی میں نے جب تجھ کو نیک نصیحت کی اور خود نہ کیا اور تجھ سے کہا سیدھی راہ چل اور خود نہ چلا تو ایسے قول بے عمل سے کیا تاثیر ہوگی ۔

۴؎ یعنی میں نے بس فرض روزہ نماز کی حرمت نہ جانا اور نماز روزہ فرض کے سوا کوئی عبادت نوافل وغیرہ نہ کی کہ جس میں عاقبت کی بھلائی ہوتی ۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری ہے

فِیْ مَدْحِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تعریف میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْيَى الظَّلَامَ اِلٰى

میں نے ظلم کیا اس نبی کی سنت پر جس نبی نے راتوں کو اس قدر عبادت کی

اِنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

کہ پاؤں مبارک ورم کر آئے سوج سوج کر

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَاۤءَهٗ وَطَوٰى

اور باندھا اور لپیٹا فاقوں کے سبب اپنے شکم مبارک کو

تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

پتھر سے اپنے شکم مبارک کو کہ نہایت نازک جلد تھا

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ

اور پہاڑ سونے کے بن کر آئے کہ آپ کو مائل کریں

عَنْ نَّفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَيَّمَا شَمَمِ

اپنی طرف سو آپ نے کچھ التفات نہ کیا اور اپنی ہمت عالی رکھی

وَاَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ

اور بہت مضبوط کر دیا آپ کے زہد کو پہاڑوں سے ضرورت نے

اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْ عَلَى الْعِصَمِ

بے شک ضرورت نہیں غلبہ کرتی ہے عصمت الٰہی پر

ل یعنی میں نے ایسے ذات مقدس کے راست طریقہ کو چھوڑ دیا جو تمام رات عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے حتیٰ کہ پائے مبارک ورم کر جاتے تھے ۱۲

۲ حاصل اسکا یہ ہے آنحضرت کا یہ کہ چھوڑ دیا میں نے طریقہ انکا جو فاقوں سے بات پیٹ شکم پر پتھر باندھ لیتے تھے اور فاقوں کو رضائے الٰہی سمجھ کر خود ہی اختیار کیا تھا کیونکہ بڑے بڑے پہاڑ بحکم خدا آپکے ملنے سونے کے بن کر آئے آپکو اپنی طرف متوجہ کرنے گئے لیکن آپنے انکی طرف توجہ نہ کی ۱۲

۳ حاصل اس بیت کا یہ ہے کہ جتنی آپکی دنیوی ضرورتیں بڑھتی تھیں اتنی ہی بلند ہمت ان سبھوں کی طرف سے تنہا زائد ہوتی اس واسطے کہ کیسی ہی ضرورت ہو مگر عصمت الٰہی پر کبھی غالب نہیں ہوتی خصوصاً ایسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جو معصوم دنیا کی طرف کب متوجہ کر سکتی ہے کہ اگر اس عالم میں آپ ظہور نہ فرماتے تو دنیا بھی پیدا نہ ہوتی ۱۲

وَكَيْفَ تَدْعُوْا إِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ

اور کیونکر دنیا کی طرف مائل کرے ضرورت اس ذاتِ اقدس کو

لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

کہ اگر نہ ہوتے تو دُنیا بھی نہ ہوتی

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ

سو وہ کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت کے سردار

وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

اور جن و انسان کے سردار اور دونوں فریقوں عرب اور عجم کے

نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِيْ فَلَا أَحَدٌ

ہمارے نبی امر معروف نہی منکر کرنے والے کوئی

أَبَرُّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

اُن سا سچا نہیں نہیں اور ہاں بولنے میں

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهُ

وہی ہیں اللہ کے ایسے حبیب کہ اُن کی شفاعت کی امید ہے

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

ہر ایک خوف کے وقت جو آنے والے خوف ہیں

دَعَا إِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهِ

انہوں نے اللہ کی طرف بلایا پس جس نے اُن کا دامن پکڑا

مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

تو گویا ایسی مضبوط رسی پکڑی ہے جو کبھی ٹوٹتی نہیں

۱؎ یہ بیت محل اجابت ہے اس کو تین مرتبہ پڑھ کر دعا گیارہ مرتبہ پڑھے اَللّٰھُمَّ مَا کَانَ لِیْ خَیْرًا فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ فَاصْرِفْ لِیْ بَلَائَہٗ وَکَرَمَہٗ عَلٰی کِتَابِہٖ۔

۲؎ یہ محل اجابت ہے۔ تین مرتبہ پڑھ کر یہ درود شریف پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

۳؎ یہ بیت محل اجابت ہے اس کے بعد یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَہْرِ الرِّجَالِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مَحْبُوْبًا دَائِمًا فِیْ قُلُوْبِ الْخَلْقِ بِحَقِّ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ [illegible] فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔



فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَّفِي خُلُقٍ

نبیوں پر فوق لے گئے خلقت اور خلق میں

وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِي عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٖ

اور دیگر انبیاء ان کے علم کو پہنچ سکے اور نہ کرم کو

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ

اور سب انبیاء آپ سے التماس کرتے ہیں

غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمٖ

دریا سے ایک چلو یا مینہ سے ایک گھونٹ پانی کی

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمٖ

اور آپ کے روبرو کھڑے ہونے والے اپنے رتبہ سے

مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمٖ

بسبب آپ کے علم کے ایک نقطہ یا حکمتوں سے ایک حکمت حاصل

فَهُوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ

سو وہی ہیں کہ کمالات باطنی و ظاہری اُن پر ختم ہیں

ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمٖ

پھر حبیب مصطفےٰ کیا ہے ان کو خلقت کے پیدا کرنے والے نے

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ

اپنی خوبیوں میں شریک سے منزہ ہیں سو اُن میں

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٖ

جو جوہر حسن ہے وہ بے تقسیم ہے

ف۱ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مانند ایک بڑے بادشاہ کے ہیں اور باقی سب انبیاء مانند وزراء کے ہیں جو بادشاہ کے حضور میں اپنے اپنے مرتبے میں کھڑے ہوتے ہیں۔

ف۲ حاصل ابیات اور آئندہ کا یہ ہے کہ جب آنحضرت صفات حمیدہ ظاہری و باطنی سے موصوف ہوئے تو جناب باری نے مرتبہ محبوبیت میں جو اعلیٰ مراتب محبوبیت سے ہے برگزیدہ فرمایا اور ان سب صفات میں آنحضرت کو ممتاز کیا۔

دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّهِمِ ١

جو کچھ نصاریٰ اپنے نبی کو کہتے ہیں وہ تو نہ کہو

وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

اور جس قدر چاہے آپ کی مدح میں کہہ اور ٹھن

وَانْسُبْ إِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ

اور جس قدر چاہے آپ کی ذات کو شرف سے نسبت دے

وَانْسُبْ إِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

اور جس قدر چاہے آپ کے رتبہ کو بزرگی سے منسوب کر

فَإِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ

کیونکہ رسول اللہ کے فضل کی کوئی حد نہیں ہے

حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

جو کوئی کہنے والا اپنے منہ سے ظاہر کرے

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ آيَاتُهٗ عِظَمًا ٢

اگر آپ کے رتبہ کے موافق آپ کے معجزے ہوتے بزرگی میں

أَحْيَى اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

تو آپ کے نام سے زندہ ہو جاتی بوسیدہ ہڈیاں جب بلائی جاتیں

لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَى الْعُقُوْلُ بِهٖ ٣

آپ نے ہم پر احکام شریعت اس قدر نہیں رکھے کہ جس سے عاجز رہیں عقلیں

حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

ہم پر کمال شفقت فرمائی تو ہم نہ شک میں پڑے اور نہ حیران ہوتے

---

١ حاصل اس کا اور دو بیت آئندہ کا یہ ہے کہ اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں مجلہ صفات حمیدہ جمع ہیں لیکن جیسے نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ کہنے لگے ایسی نسبت آپ کی شان میں نہ کرنا اس کے سوا جو تیرا جی چاہے نسبت کر کیونکہ انکے اوصاف حمیدہ میں کہ ان کو کوئی بیان نہیں کر سکتا ۱۲

٢ اس میں نصاریٰ کے باطل خیال کا رد ہے کہ ان کے نزدیک آنحضرت کے رتبہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رتبہ بڑھ کر ہے کہ وہ مُردوں کو زندہ کرتے تھے ناظم فرماتے ہیں کہ جو رتبہ ہمارے نبی کو جناب باری نے عطا فرمایا ہے اگر اس کے موافق آنحضرت سے معجزات ظاہر ہوتے تو فقط آنحضرت کا نام لینے سے زندہ ہو جاتے

٣ چونکہ آنحضرت صلعم اپنی امت پر بڑے مہربان تھے لہٰذا احکام شریعت بھی ان کو اس قدر تکلیف نہیں فرمایا جس قدر دراصل پرچہ کا لیف شاقہ کی تھیں ۱۲

أَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى

آپ کے کمالات کے دریافت کرنے میں ساری خلقت عاجز رہ گئی

لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

پس نہیں دکھائی دیتا قرب اور بعد میں سوائے اپنے فہم کے عجز کے

كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ

جیسے آفتاب کہ آنکھوں کو دور سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے

صَغِيْرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمِ

اور دیکھو تو آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں

وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهٗ

اور کیونکر دریافت کرے آپ کی حقیقت دُنیا میں

قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

جو قوم کہ سوتی ہے اور خواب میں تسلی کئے ہوئے ہے

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ

سو علم کی رسائی تو اتنی ہے کہ وہ بشر ہیں

وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

اور بے شک وہ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں

وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا

اور جس قدر معجزے تمام انبیا علیہم السلام کو دیئے گئے ہیں

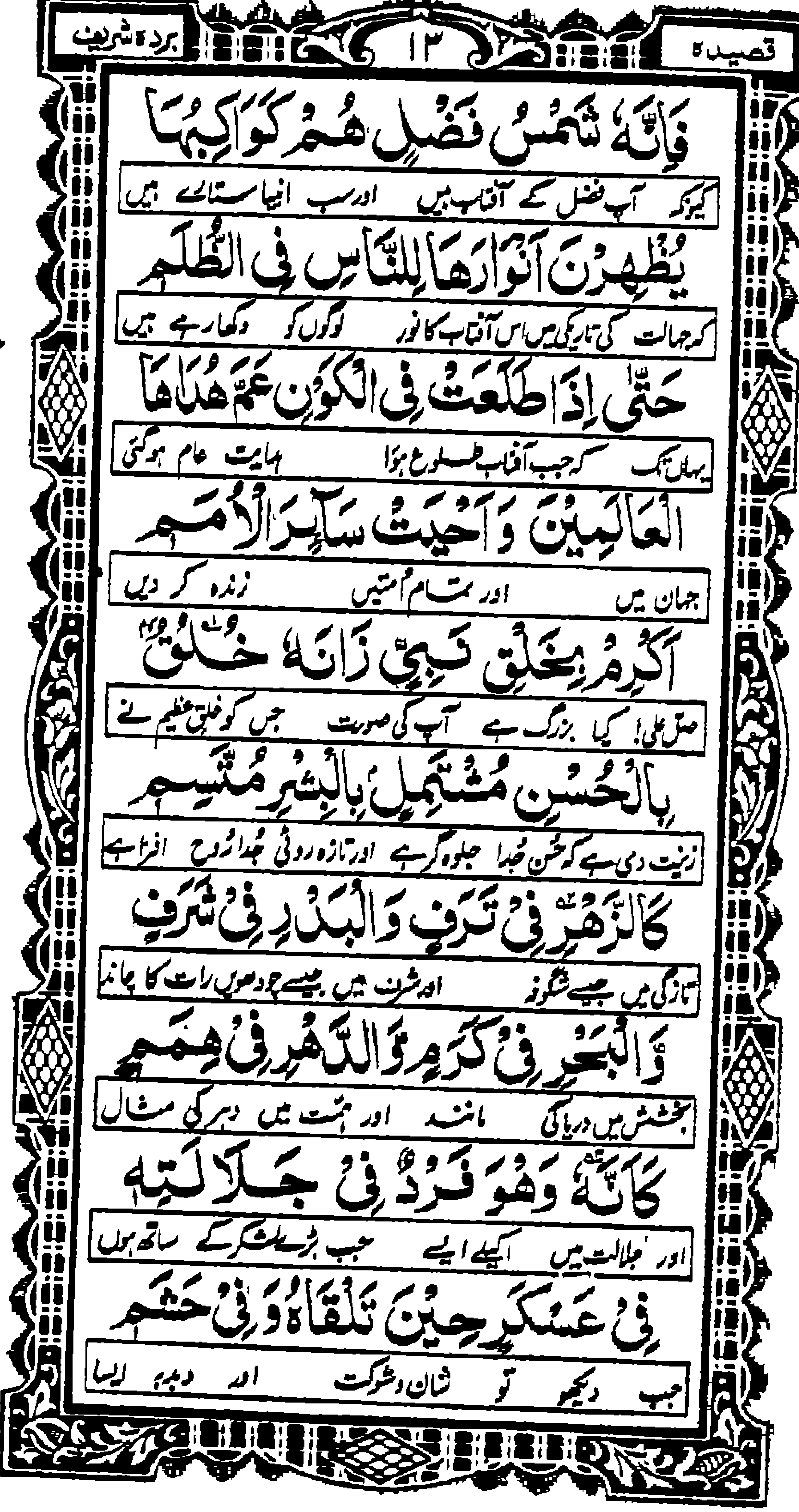
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمِ

سو بے شک آپ کے نور سے ان کو ملے ہیں

۱؎ حاصل دونوں بیت کا یہ ہے کہ حضرت کے کمالات کے ادراک سے تمام خلقت عاجز ہے خواہ صحابی ہو یا غیر بس جیسے آفتاب کو دور سے دیکھتے ہیں تو چھوٹا معلوم ہوتا ہے اور قریب سے دیکھیں تو آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں ایسے ہی آپ بھی اس قدر انوار الٰہی سے منور ہیں اگر یوں دیکھو تو بشر ہیں اور کمالات میں غور کرو تو عقل حیران ہو جاتی ہے ۲

۲؎ حاصل اس بیت اور آئندہ کا یہ ہے کہ آنحضرت کے کمالات اصحاب کرام باوجود اپنے شرف صحبت کے معلوم نہ کر سکے تو اب بعد کے لوگ بیچ خواب و خیال کے اس نعمت سے محروم ہیں کیونکر معلوم کر سکتے ہیں۔ پس ظاہر مقصد معلوم ہوتا ہے کہ آپ اولاد آدم سے بیچ ہر سب زیادہ میں بہتری عالم بندگی میں ۳

۳؎ اس بیت اور آئندہ کی دو بیت کا حاصل یہ ہے کہ جو معجزات انبیا علیہم السلام سے ظاہر ہوئے وہ نور محمدی کا ثمرہ ہے پس آنحضرت مثل آفتاب ہیں باقی انبیاء مانند ستاروں کے جنہوں نے قبل ظہور نور محمدی کے تاریکی کفر کو حسب مراتب دور کیا اور بعد ظہور دین محمدی کے سب ادیان سابقہ منسوخ ہو گئے اور اس دین کے نور نے تمام عالم کو منور کیا۔



فَاِنَّہٗ شَمْسُ فَضْلٍ ھُمْ کَوَاکِبُھَا

کیونکہ آپ فضل کے آفتاب ہیں اور سب انبیا ستارے ہیں

یُظْھِرْنَ اَنْوَارَھَا لِلنَّاسِ فِی الظُّلَمِ

کہ جہالت کی تاریکی میں اس آفتاب کا نور لوگوں کو دکھا رہے ہیں

حَتّٰی اِذَا طَلَعَتْ فِی الْکَوْنِ عَمَّ ھُدَاھَا

یہاں تک کہ جب آفتاب طلوع ہوا ہدایت عام ہو گئی

لْعَالَمِیْنَ وَاَحْیَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

جہان میں اور تمام امتیں زندہ کر دیں

اَکْرِمْ بِخَلْقِ نَبِیٍّ زَانَہٗ خُلُقٌ

صل علیٰ! کیا بزرگ ہے آپ کی صورت جس کو خلق عظیم نے

بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمٖ

زینت دی ہے کہ حسن جدا جلوہ گر ہے اور تازہ روئی جدا روح افزا ہے

کَالزَّھْرِ فِیْ تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِیْ شَرَفٍ

تازگی میں جیسے شگوفہ اور شرف میں جیسے چودھویں رات کا چاند

وَالْبَحْرِ فِیْ کَرَمٍ وَالدَّھْرِ فِیْ ھِمَمٖ

بخشش میں دریا کی مانند اور ہمت میں دہر کی مثال

کَاَنَّہٗ وَھُوَ فَرْدٌ فِیْ جَلَالَتِہٖ

اور جلالت میں اکیلے ایسے جب بڑے لشکر کے ساتھ ہوں

فِیْ عَسْکَرٍ حِیْنَ تَلْقَاہُ وَفِیْ حَشَمٖ

جب دیکھو تو شان و شوکت اور دبدبہ ایسا

ف۱ روایت صحیح میں ہے کہ آنحضرت صلعم اس قدر حلیم اور خوش خلق تھے کہ اپنے خادموں کو کبھی غصہ نہ فرماتے اگر کسی سے ایذا پہنچتی تو اس سے درگزر فرما لیتے۔

ف۲ حضرت انس سے مروی ہے کہ میں نے کسی قسم کا ابریشم آنحضرت کے بدن مبارک سے نازک نہیں دیکھا اور کسی کا سوال آپ رد نہیں کرتے تھے۔

ف۳ یعنی آنحضرت اگرچہ بہت خلیق اور حلیم تھے مگر دشمن کی نظروں میں ایسے بہیبت ناک معلوم ہوتے کہ ان کے خوف سے ان کے اعضا میں رعشہ پیدا ہو جاتا تھا۔

كَأَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُونُ فِي صَدَفٍ

اور جب بات کریں مسکرائیں تو دُرِّ مکنوں جیسے سیپ میں سے ظاہر ہوں

مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

ایک نطق کی کان اور ایک تبسم کی کان دونوں کان کے موتی ہیں

لَا طِيبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظُمَهُ

آپ کے جسم مبارک کے ساتھ جو مٹی لگی ہے کوئی اس کی برابر نہیں خوشبو میں

طُوبَى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

خوشحالی اُس کے لئے ہے جو اُسے سونگھے اور چُومے

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ

فصل چوتھی

فِي مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

أَبَانَ مَوْلِدُهُ عَنْ طِيبِ عُنْصُرِهِ

ظاہر کر دیا آپ کے زمانِ ولادت نے آپ کے عنصر کی پاکیزگی اور خوبی کو

يَا طِيبَ مُبْتَدَإٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

سبحان اللہ کیا پاکیزگی ہے اول بھی اور آخر بھی

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيهِ الْفُرْسُ أَنَّهُمُ

اس روز جان لیا فارسیوں نے کہ وہ سختی

قَدْ أُنْذِرُوا بِحُلُولِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

اور عذاب کے آنے سے ڈرائے جائیں گے

---

۱ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آپ کے دانتوں سے ہنستے وقت ایسا نور ظاہر ہوتا تھا کہ قریب کی دیواریں روشن ہو جاتی تھیں۔

۲ بعض نے لکھا ہے کہ آنحضرت کے مزار مبارک کی مٹی پاکیزہ تر خوشبو سے تھی لیکن اولیائے کرام کے سوا کسی کو وہ خوشبو نہیں معلوم ہوتی۔

۳ جابر بن سمرہ سے مروی ہے کہ ایک بار آنحضرت صلعم نے ہمارے سر مبارک پر ہاتھ پھیرا بس مجھے اس کی ایسی پاکیزہ خوشبو آئی کہ اب تک میں نے اس قسم کی خوشبو عطر فروشوں کی دکان پر بھی نہیں سونگھی اور جب آپ کسی راستے پر گذر فرماتے تھے تو چالیس دن تک اس راستے میں خوشبو پھیلی رہتی تھی۔

۴ حضرت آمنہ کا قول ہے کہ جس رات حضور صلعم کے نور نے تاریکی دنیا کو منور کر دیا تو فارس کے بت پرستوں پر تو آفات نازل ہونے لگے جیسے کسریٰ کا محل جو عظیم الشان تھا پھٹ گیا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وَبَاتَ اِیْوَانُ کِسْرٰی وَهُوَ مُنْصَدِعٌ

اور نوشیرواں کے محل کے کنگرے گر گئے اور وہ پھر

كَشَمْلِ اَصْحَابِ كِسْرٰی غَیْرُ مُلْتَئِمِ

نہیں ملنے کے جیسے اس کے یار و مددگار

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ

اور فارسیوں کی آگ نے ٹھنڈی سانس لی افسوس سے

عَلَیْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِی الْعَیْنِ مِنْ سَدَمِ

اوپر نوشیرواں کے اور نہر ان کی سوکھ گئی پریشانی سے

وَسَاءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَیْرَتُهَا

اور غمگین کیا ساوہ کو کہ اس کا پانی سوکھ گیا

وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَیْظِ حِیْنَ ظَمِیْ

اور اس پر سے پیاسے پھر گئے غصہ کرتے ہوئے

كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ

گویا آگ غم سے پانی ہوگئی جیسے پانی تر ہوتا ہے

حُزْنًا وَّبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمِ

اور پانی غم سے ایسا بھڑکا کہ آگ بن گیا یعنی خشک ہوگیا جیسے سوکھی مٹی

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ

اور جن آواز دیتے تھے آپ کے ظہور کی اور انوار بلند ہوتے تھے

وَالْحَقُّ یَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًی وَّمِنْ كَلِمِ

اور حق یعنی نبوت ظاہر ہوتی تھی ان انوار سے اور ان کی آواز سے

دریہ ہو گزشتہ چودہ برج گر گئے اور آتشکدہ جو ہزار سال سے جلتا تھا سرد ہو گیا اور نہریں شہر کے پاس کی خشک ہو گئیں اور باشندے شہر کے پیاسے ہو گئے۔

ٹ یعنی آنحضرت کے نور ولادت سے ایسے عجیب ظہور ہو گئے کہ آگ میں خاصیت پانی کی اور پانی میں خاصیت آگ کی پیدا ہوئی۔

ٹ یعنی آنحضرت کی ولادت اور نبوت کی علامت جنوں نے بھی لوگوں پر ظاہر کی اور لوگوں سے بھی نبی آخر الزمان کی علامات جو انبیاء سابقین کی کتب میں مذکور تھیں ظاہر ہونے لگیں۔

عَمُوْا وَصَمُّوْا فَاِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ

اندھے اور بہرے ہوگئے کافر کہ انھوں نے خوشخبریوں کے

تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

اعلان نہ سُنے اور ڈرانے کی بجلیاں نہ دیکھیں

مِنْ بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ

بعد اس کے کہ ان کے کاہنوں نے خبر دی تھی

بِاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

کہ ان کا دین کج ہوگیا ایسا کہ قائم نہ ہوگا

وَبَعْدَ مَا عَايَنُوْا فِى الْاُفْقِ مِنْ شُهُبٍ

اور بعد اس کے کہ افق آسمان سے آگ کے شعلے گرتے نظر آئے

مُنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ صَنَمِ

اس کے موافق زمین میں بت اوندھے ہوکر گر پڑے

حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْىِ مُنْهَزِمٌ

یہاں تک کہ وحی کی راہ سے بھاگتے تھے

مِّنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْا اِثْرَ مُنْهَزِمِ

شیاطین ایک پیچھے ایک کے

كَاَنَّهُمْ هَرَبًا اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ

گویا وہ شیاطین بھاگنے میں ابرہہ کا لشکر تھا

اَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِىْ

یا وہ لشکر تھا جس پر آپ نے کنکر مارے تھے

ل حاصل اس بیت اور بیت آئندہ کا یہ ہے کہ یعنی کفار قریش وغیرہ بسبب اپنی شقاوت کے ان سب علامات سے اندھے اور بہرے بن گئے باوجودیکہ کاہن کے ہم مشرب نجومیوں نے بھی کہہ دیا تھا کہ یہ دین باطل تمہارے ہرگز قائم نہیں رہنے کے اور ستاروں کا آسمان سے شیاطین کی طرف گرنا اور بتوں کا سرنگوں زمین پر ہونا کہ یہ دونوں نبی آخرالزماں کے علامات تھے ان کفار نے ان بات کی طرف بالکل خیال نہ کیا اور ان کی گمراہی میں رہے

۲ حاصل بیت اور بیت آئندہ کا یہ ہے کہ حضرت صلعم کی ولادت کے وقت جب آسمان ستارے جانب شیاطین برانگیختہ کرنے لگے تو وہ مارے خوف کے ایسے بھاگتے تھے جیسے ابرہہ حاکم یمن کا لشکر بھاگا تھا جو بیت اللہ ڈھانے کو مکہ معظمہ پر چڑھ آئے تھے ابابیلوں نے بحکم الٰہی انکو چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے تباہ کر دیا تھا یا بھاگی ہوئی ایسا تھا جیسا کفار قریش

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِیْحٍ بِبَطْنِهِمَا

ان کنکروں کا پھینکنا تھا بعد ان کے تسبیح کہنے کے دست مبارک میں

نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

جیسے حضرت یونس تسبیح کہنے والے کو پھینکنا انتڑیوں سے لقمہ کرنے والی کے

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ

فصل پانچویں

فِیْ ذِکْرِ دَعْوَتِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ذکر میں آپ کے دعوت مبارک کے رحمت اللہ کی اُن پر اور سلام ہو

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً

آئے درخت جب آپ نے بلایا سجدہ کرتے ہوئے

تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

اپنی پنڈلیوں پر چلے آئے بدون پاؤں کے

کَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا کَتَبَتْ

گویا ان درختوں کی شاخوں نے راہ کے درمیان

فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِیْعِ الْخَطِّ فِی اللَّقَمِ

ایک نادر خط سے آپ کے کمال لکھے

مِثْلَ الْغَمَامَةِ اَنّٰی سَارَ سَائِرَةً

مانند ابر کے ٹکڑے کے سر پر جاتا تھا جہاں آپ جاتے

تَقِیْهِ حَرَّ وَطِیْسٍ لِّلْهَجِیْرِ حَمِیْ

حفاظت کرتا تھا گرمی میں دوپہر کو موسم گرمی میں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)
واقعہ بدر میں حضرت کی کنکریوں سے بھاگ گئے وہ کنکریاں حضرت کے دست مبارک سے تسبیح پڑھنے کے ساتھ ایسی گرتی تھیں کہ جیسے حضرت یونس مچھلی کے منہ سے تسبیح پڑھتے باہر نکلے تھے ۱۲

ؔ روایات مشہورہ میں ہے کہ بہت مرتبہ حضرت نے بلایا اور وہ درخت خدا کے حکم سے چل کر آیا آپ کی نبوت پر گواہی دی اور اپنی جگہ پر پھر جا کر قائم ہوا ۱۲

ؔ امام سیوطی نے لکھا ہے کہ جب حضرت دھوپ میں چلتے تھے تو آپ کے سر مبارک پر ابر سایہ کرتا تھا ۱۲

أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهُ

میں قسم کھاتا ہوں اُسکی کہ چاند شق ہوا آپ کے معجزے سے

مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَّبْرُورَةَ الْقَسَمِ

اُسے آپ کے قلب سے نسبت ہے

وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ

اور یاد کرائے جو غار نے خیر و کرم جمع کیا جب اُس میں آپ چھپتے تھے

وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِ

اور سب کافروں کی آنکھیں اندھی ہوگئیں کہ آپ کو نہ دیکھا

فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يَرِيَا

تو صدق یعنی آپ اور صدیق رض دونوں غار میں تھے اور ان کو نہ دکھائی دیتے تھے

وَهُمْ يَقُولُونَ مَا بِالْغَارِ مِنْ أَرِمِ

اور کافر کہتے تھے کہ غار میں کوئی نہیں ہے

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلَى

انہوں نے گمان کیا کہ مکڑی نے آپ پر جالا نہیں تنا اور کبوتر نے

خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

انڈے نہیں دیئے بلکہ پہلے سے یوں ہی ہے

وِقَايَةُ اللهِ أَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ

اللہ کی نگہبانی نے آپ کو بے پروا کردیا زرہوں

مِّنَ الدُّرُوعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْأُطُمِ

اور چلتوں تہ بر تہ سے اور بلند قلعوں سے

ؔ۱ چونکہ چاند آپ کے اشارہ سے دو ٹکڑے ہوا اور آپ کے دل مبارک کو جبریل علیہ السلام نے چیر کر شہوات نفسانیہ سے پاک صاف کیا پس چاند کو آپ کے دل پاک سے ایسی مناسبت پیدا ہوئی کہ اگر کوئی چاند کی قسم کھائے تو اسکی قسم سچی سمجھی جائیگی ۱۲

ؔ۲ یعنی قسم کھاتا ہوں آنحضرت صلعم اور آپکے رفیق صدیق اکبر رض کی کہ بحکم پروردگار کے غار ثور میں ہجرت کے دن کفار کے خوف سے پوشیدہ ہوئے ۱۲

ؔ۳ مختصر قصہ یہ ہے کہ جب آپ اور حضرت ابوبکر ہجرت کے دن غار ثور میں بیٹھے اور کفار نے انکا پیچھا کیا اور ابوبکر صدیق کفار کو دیکھ کر ڈرنے لگے تو آپ کی دعا سے غار کے دہانے پر مکڑی نے جالا تانا اور وہاں دو درخت پیدا ہوگئے کبوتر نے گھر بنا کر انڈے دیئے کفار یہ امور دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر اس غار میں کوئی جاتا تو یہ جالا اور کبوتر کے انڈے سلامت نہ رہتے یہ سمجھ کر واپس ہوگئے اور آپ نے بسلامتی مدینہ کو مشرف فرمایا ۱۲

مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ

مجھ پر زمانے نے جب کبھی رنج و خواری کا ستم کیا اور میں نے آپ کی پناہ لی

اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

اور حمایت میں آ گیا اور اس کے ستم سے بچ گیا

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَّدِهٖ

اور میں نے جب آپ سے دنیا کی تونگری چاہی سے بوسہ دیا ہے

اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

بخشش کو اس دست مبارک کے جو بہتر دستوں سے بہتر ہے

لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ ۲ مِنْ رُّؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ

انکار نہ کر آپ کے وحی ہونے کا خواب میں کہ آپ کا قلب مبارک

قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

نہیں سوتا تھا جب آپ کی دونوں آنکھیں سوتی تھیں

وَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ

یہ تو آپ کی نبوت کے بلوغ کا وقت تھا

فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

اور بالغ ہونے کو خواب دیکھنا لازم ہے

تَبَارَكَ اللّٰهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ

بزرگ ہے اللہ وحی کسب سے حاصل نہیں ہوتی

وَلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

اور نہ کوئی نبی کبھی غیب کی خبر دینے سے تہمت کیا گیا

ف۱ جاننا چاہیے کہ جیسے آنحضرت سے آپ کے حیات میں مدد مانگی جاتی ہے اسی طرح بعد انتقال کے بھی اس کا اثر باقی ہے
ف۲ روایات مشہورہ میں ہے کہ آنحضرت کو شروع میں چھ ماہ تک نبوت کے احکام خواب میں ظاہر ہوتے رہے جس بات کو آنحضرت خواب میں دیکھتے تھے صبح صادق کی مانند ظاہر ہو جاتا تھا اور حضور کے سونے کے وقت آپ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل بیدار رہتا تھا۔
ف۳ یعنی نبوت کا رتبہ کسبی امر نہیں ہے بلکہ یہ خداداد بات ہے جس کو چاہے دے۔



آیَاتُهُ الْغُرُّ لَا یَخْفٰی عَلٰی أَحَدٍ

آپ کے معجزات روشن کسی پر پوشیدہ نہیں

بِدُوْنِهَا الْعَدْلُ بَیْنَ النَّاسِ لَمْ یَقُمِ

کہ بدون ان کے لوگوں میں عدل قائم نہیں ہوتا

کَمْ أَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ

بارہا اچھے ہوگئے بیمار آپ کے ہاتھ لگانے سے اور بہت سے محتاج

وَأَطْلَقَتْ أَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

رہا ہوگئے رشتۂ دیوانگی سے بطفیل آپ کے دست مبارک کے

وَأَحْیَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ

اور سال قحط جو سیاہ تھا آپ کی دعا سے زندہ ہوگیا

حَتّٰی حَکَتْ غُرَّةً فِی الْأَعْصُرِ الدُّهُمِ

اور سفید روشن ہوا اس سیاہی میں

بِعَارِضٍ جَادَ أَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا

اس ابر سے ایسا برسا کہ تو خیال کرے بڑی ندیاں

سَیْبًا مِّنَ الْیَمِّ أَوْ سَیْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

اس ابر سے دریا کے عطای کثیر یا ایک روبانی کی جو سنگین بند سے کھل گئی

۱؎ قتادہ بن نعمان سے مروی ہے کہ جنگ میں آپکی حفاظت کے واسطے آپکے سامنے سپر ہو رہا تھا کہ ناگاہ میری آنکھ کفار کے تیر سے نکل پڑی حضور کو جب معلوم ہوا تو اس آنکھ کو آپنے اپنی جگہ پر رکھا اور دعا کی۔ اللہ نے شفا دی ۱۲

۲؎ حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا کہ میرا لڑکا مجنون ہوگیا ہے آپ دعا کرو آپنے دعا کی تو ایک سیاہ چیز سگ کے بچے کی مانند اس نے قے کی شفا پائی ۱۲

۳؎ انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک روز آنحضرت صلعم خطبہ پڑھتے تھے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کوئی مینہ نہیں برسا گھاس کا نشان نہیں رہا اور جانور بھوکے مرے جاتے ہیں آپ بارش کیلئے دعا کریں پس آپنے دعا کی فوراً ابر طرف سے جمع ہوا اور مسلسل آٹھ روز تک برسا کہ زمین غرق ہو گئی پس دوسرے جمعہ میں ایک شخص نے عرض کیا کہ مکانات ہمارے کثرت بارش سے گرے جاتے ہیں پھر آپنے دعا کی تو ابر کھل گیا اور آفتاب نکل آیا ۱۲

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ

چھٹی فصل

فِیْ ذِکْرِ شَرَفِ الْقُرْاٰنِ

بیان میں شرافت و بزرگی قرآن کے

دَعْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰیَاتٍ لَّہٗ ظَہَرَتْ

مجھے وصف بیان کرنے دے حضرت کے معجزے جو اُن سے ظاہر ہوئے

ظُہُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمٖ

جیسے شب کو پہاڑ کے اوپر مہمانی کی آگ ظاہر ہوتی ہے

فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّہُوَ مُنْتَظِمٌ

پس موتیوں کی خوبی زیادہ ہوجاتی ہے پرونے سے

وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمٖ

اور نہ پرونے سے بھی کچھ قدر کم نہیں ہوتی ہے

فَمَا تَطَاوَلَ اٰمَالُ الْمَدِیْحِ اِلٰی

پس مدح کرنے والے کی آرزوئیں کیوں نہ بڑھیں اس چیز کی طرف

مَا فِیْہِ مِنْ کَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ

جو آپ کے اخلاق بزرگ اور خصلتوں میں ہیں

اٰیَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَۃٌ

آیات حق کے ہیں رحمٰن سے محدث لفظوں میں کہ

قَدِیْمَۃٌ صِفَۃُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

قدیم معنے اس لئے صفت اس کی ہیں جو موصوف ہے قدیم سے

۱؎ حاصل اس بیت کا اور بیت آئندہ کا یہ ہے کہ اگرچہ معجزات آپ کے ہر شخص پر ظاہر ہیں بیان کی ضرورت نہیں لیکن اس بیان سے اپنے کلام کی زینت مقصود ہے ۱۲

۲؎ حاصل ان دو بیت کا یہ ہے کہ آیات کلام کریم جن کو خداوند رحیم نے ہر وقت کے مصلحت کے مناسب وقتاً فوقتاً لوح محفوظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے باعتبار نزول اور تلاوت کے حادث ہیں لیکن فی الحقیقت باعتبار الفاظ و معانی کے قدیم ہیں کیونکہ قرآن مجید اس ذات کا کلام ہے جو قدیم ہے لہذا یہ کلام قدیم ہے کسی زمانہ خاص سے تعلق نہیں رکھتے اور حال بات اور احوال پہلی امتوں کے خبردار کرنے والے ہیں

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِيَ تُخْبِرُنَا[1]

نہ تھیں قریب زمانے کے اور ان سے ہم کو خبر دیتے ہیں

عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

آخرت کی اور اولاد عاد اور ارم کی

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ

ہمیشہ رہیں گے ہمارے پاس یہ معجزے سب نبیوں کے

مِّنَ النَّبِيِّيْنَ اِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

معجزوں سے فائق ہیں کہ ان کے معجزے ہوئے اور نہ رہے

مُحْكَمَاتٌ[2] فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ

قرآن کے ایسے محکمات ہیں کہ کسی دشمن کے لئے چاہئے شبہ نہیں

لِّذِيْ شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

اور نہیں چاہتی ہیں کسی حاکم کو کہ فیصلہ کرے

مَا[3] حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ

ان آیات سے جب کسی دشمن بدترین دشمنان نے

اَعْدَى الْاَعَادِيْ اِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

جنگ کی تو وہ یاد آیا صلح کرتا ہوا

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا

ان کی بلاغت نے معارضہ کرنے والے کو ایسا رد کیا ہے جیسے

رَدَّ[4] الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِيْ عَنِ الْحَرَمِ

مرد غیرت دار گناہ کرنے والے کا ہاتھ اپنی حرم سے رد کرتا ہے

[1] یعنی یہ آیات جملہ کتب سماوی پر جو سابقین انبیاء کرام پر نازل ہوئی ہیں فوقیت رکھتے ہیں کیونکہ ان کے احکام سب اس کلام پاک سے منسوخ ہو گئے ہیں ۱۲

[2] یعنی جو کوئی راستہ انکار سے برکنار و علیحدہ ہو کر اس کلام کی خوبیوں میں غور کرے تو اس کو اس کلام پاک میں کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے نہ کسی اور دلیل کی اس کو ضرورت پڑے ۱۲

[3] یعنی جس شخص نے اس کلام پاک سے معارضہ کیا انجام کار اپنے عجز کا اقرار کیا ہے اور اسکی بلاغت کا قائل ہوا ۱۲

[4] یعنی جیسا مرد غیرت دار اپنی اہل کی عزت و حرمت کو غیروں سے بچاتا ہے ایسا ہی اس کلام پاک کی فصاحت و بلاغت بھی ہر معارض کے دعوی کو باطل کر دیتی ہے ۱۲

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ

اُن آیات کے ایسے معانی ہیں جیسے دریا کی موجیں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں

وَفَوْقَ جَوْهَرِهِ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

اور فائق ہیں اس دریا کے جوہر سے حسن و قیمت میں

فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصَى عَجَائِبُهَا

بس شمار نہیں کئے جاسکتے قرآن شریف کے عجائب اور ملالت کے ساتھ

وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

اُن عجائب کی خریداری نہیں کی جاتی ہے باوجود بہت ہونے کے بلکہ خواہش سے

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهُ

اُس کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں میں نے اُس سے کہا

لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

کہ تو بڑے نصیب والا ہے۔ خوب مضبوط رہ ان پر ان میں چنگل مار

إِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظَى

اگر تو نے وہ آیتیں پڑھیں آتش دوزخ کے خوف سے

أَطْفَأْتَ حَرَّ لَظَى مِنْ وِّرْدِهَا الشَّبِمِ

تو تو نے وہ آگ بجھادی اُن آیات کے سرد پانی سے

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ

گویا وہ آیات کریمہ حوض کوثر ہیں جس سے منہ سفید ہوتے ہیں

مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَاؤُوهُ كَالْحُمَمِ

گنہگاروں کے جو ہوگئے کالے مانند کوئلوں کے

ا؎ حاصل اس بیت اور مابعد کا یہ ہے کہ کلام پاک کے جملہ معانی دریا کے گوہروں سے بھی بے بہا ہیں اور اسکے عجائبات بھی ہر کسی کے احاطہ تقریر و تحریر میں نہیں آسکتے اور کسی کا دل اس کلام پاک کے بارہا تلاوت کرنے سے نہیں گھبراتا ۱۲

۲؎ امام یافعی نے لکھا ہے کہ جس شخص کے سینہ میں یہ کلام پاک موجود ہوگا ہرگز آگ دوزخ کی اسکو نہ جلائے گی ۱۲

۳؎ جیسے حوض کوثر قیامت کے دن گناہگار مومنوں کے بدنوں کو جو آتش دوزخ سے سیاہ ہونگے روشن کریگا ایسا ہی یہ قرآن مجید بھی اپنے تلاوت اور عمل کرنے والوں کو جو کہ بہت نفسانی سے سیاہ ہوجاتے ہیں منور کردیتا ہے ۱۲

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً

اور عدل میں جیسے صراط ہیں اور میزان ہیں کہ ان کے

فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

سوائے لوگوں کے واسطے عدل قائم نہیں ہو سکتا ہے

لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا

تعجب نہ کر . اگر حاسد انکار کرے

تَجَاهُلًا وَهْوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

جان بوجھ کر کہ وہ خوب زیرک ہے اور سمجھا ہوا ہے

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ

کیونکہ آنکھ انکار کرتی ہے آفتاب کا بسبب مرض رمد کے

وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

اور منہ آب شیریں کے مزے کا انکار کرتا ہے بیماری کے سبب سے

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ

فصل ساتویں

فِي ذِكْرِ مِعْرَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں معراج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ

اے بہتر اُن میں کے جن کے فنا کا لوگ احسان طلب قصد کرتے ہیں

سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُونِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

دوڑتے آتے ہیں پیادے اور سوار اونٹوں کی پیٹھ پر

---

۱ یعنی جیسے پل صراط و میزان قیامت کے دن مسلمان اور کافروں میں فرق پیدا کر دیگا ایسا ہی یہ کلام رب بھی حق کو ناحق سے جدا کر دیتا ہے۔

۲ یعنی تعجب کی بات نہیں کہ کفار اس کلام پاک کی خوبیوں کا انکار کریں کیونکہ ان کا انکار شک سے نہیں بلکہ محض غلبہ حسد اور انکی نفسانی خواہشوں کی شامت سے ہے اور اس بات سے انکی قرآن کریم کی عظمت میں کچھ نقصان نہیں آتا جیسے درد رسیدہ آنکھ سورج کو نہیں دیکھ سکتی اور بیمار کا منہ آب شیریں سے انکار کرتا ہے لیکن خاص سے آفتاب میں نقصان پایا جاتا ہے اور نہ آب شیریں میں۔

۳ چونکہ ان ابیات میں ناظم رحمہ اللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج مبارک کا بیان کرنا مطلوب ہے، لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں خطاب کرکے عرض کرتے ہیں کہ اے میرے بزرگ کے پیشوا الے گرامی

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ

اور لسے وہ ذات مبارک آیت کبریٰ وہی ہے عبرت والے کے واسطے

وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

اور وہی ہے نعمت عظمیٰ غنیمت گننے والے کو

سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمِ

سیر فرمائی تم نے ایک شب حرم کعبہ سے بیت المقدس کی حرم کی

كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

جیسے چودھویں رات کا چاند اندھیری رات میں

وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً

اور ترقی کرتے گئے یہاں تک کہ پہنچے قاب قوسین کے

مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

رتبہ کو جو نہ ادراک کیا جاتا ہے اور نہ طلب کیا جاتا ہے

وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَاءِ بِهَا

اور اس رتبہ کے سبب سب انبیا و مرسلین نے

وَالرُّسُلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

آپ کو مقدم کیا جیسے خادم اپنے مخدوم کو مقدم کرتے ہیں

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ

اور آپ شگاف کرتے چلے گئے ساتوں طبق آسمان کے

فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

اس طرح ان میں جیسے ایک لشکر کہ اس کے صاحب نشان آپ ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) کے راہنما ہے دونوں جہاں کے نعمت عظمیٰ تیری ذات مقدس نے معراج کی رات میں مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک نور پھیلایا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند ظلمت شب کو منور کر دیتا ہے ۱۲

؎ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج کو ایسے مقام قرب الٰہی پر تشریف فرما ہوئے کہ جس مقام کو نہ کوئی ادراک کر سکتا ہے اور نہ کوئی اس کی طلب کی جرأت رکھتا ہے شب معراج بقول اکثر ۲۷ شب ماہ رجب ہے ۱۲

؎ مدارج النبوۃ میں مذکور ہے کہ حضرت صلعم نے جملہ انبیا کو بیت المقدس میں نماز پڑھائی اور ہر ایک پیغمبر اپنے اپنے منازل تک حضرت کے ہمراہ رہے چنانچہ آدم آسمان اول تک اور عیسیٰ اور یحییٰ دوسرے تک اور یوسف تیسرے تک اور ادریس چوتھے تک اور ہارون پانچویں تک اور موسیٰ چھٹے تک اور ابراہیم ساتویں تک ہمراہ رہے آنحضرت صلعم عالی مرتبہ ہیں کہ آپ کی طرف کسی نبی و رسل کو طاقت پہنچنے کی ہی نہیں بلکہ مقربین کو بھی



حَتّٰی اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاْوًا لِّمُسْتَبِقٍ

یہاں تک کہ باقی نہ رکھا پیش جانا کسی آگے جانے والے کا

مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًا لِّمُسْتَنِمِ

نزدیکی میں اور نہ بالا جانے والے کا بالا جانا

خَفَضْتَ کُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَۃِ اِذْ

ہر مکان کو آپ نے پست کیا جیسے اضافت سے زیر ہوتا ہے

نُوْدِیْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

اس لئے کہ آپ بلائے گئے بلندی پر جیسے منادی مفرد علم رفع سے پڑھا جاتا ہے

کَیْمَا تَفُوْزُ بِوَصْلٍ اَیِّ مُسْتَتِرٍ

یہاں تک کہ بہرہ ور ہوئے ایسے وصال سے جو کمال پوشیدہ ہے

عَنِ الْعُیُوْنِ وَسِرٍّ اَیِّ مُکْتَتِمِ

آنکھوں سے اور ایسے راز سے جو نہایت پوشیدہ ہے

فَحُزْتَ کُلَّ فَخَارٍ غَیْرَ مُشْتَرَكٍ

پس حاصل ہوئے آپ کو سب ایسے رتبے جو باعث فخر ہیں اور ان میں کوئی شریک نہیں

وَجُزْتَ کُلَّ مَقَامٍ غَیْرَ مُزْدَحَمِ

اور گذرے ہر مقام میں کہ وہاں کوئی اور نہ تھا

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّیْتَ مِنْ رُتَبٍ

اور بہت ہیں بزرگی میں وہ رتبے جو آپ کو دیئے گئے

وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْلِیْتَ مِنْ نِّعَمِ

اور کسی کے ادراک میں نہ آئیں وہ نعمتیں جو آپ کو عطا ہوئیں

لے حاصل دونوں بیتوں کا یہ ہے کہ ہر عہد مقرب کے مقام سے بالا تر مقام پر پہنچے آنحضرت صلعم جس سے آپ مخصوص ہوئے حتیٰ کہ بہرہ ور ہوئے ایسی ذات سے جو آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور مطلع ہوئے ایسے راز پر جس سے کوئی خبردار نہیں۔

لے یعنی فراہم کیا آنحضرت نے ایسی نعمتوں کو جو باعث فخر ہیں اور آپ کا کوئی اس میں شریک نہیں اور پہنچ گئے آپ ایسے مقام تک جس میں اور کوئی نہ تھا۔

سے یعنی بڑے بڑے درجوں کو حاصل کیا آپ نے جن کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے علی الخصوص دیدار الٰہی کہ صرف آپ ہی اس نعمت سے مخصوص ہیں اور کسی کو دنیا میں یہ نعمت حاصل نہیں ہوئی۔

بُشْرَىٰ لَنَا مَعْشَرَ الْإِسْلَامِ إِنَّ لَنَا

اے گروہ اسلام ہم کو بہت بشارت ہو کہ ہمارے واسطے

مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

ایسا رکن عنایت کیا ہے جو کبھی خراب ہو نہ گرے

لَمَّا دَعَى اللهُ دَاعِيَنَا لِطَاعَتِهِ

جب بلایا اللہ نے ہمارے بلانے والے کو نبی عبادت کو

بِأَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا أَكْرَمَ الْأُمَمِ

بزرگ ترین پیغمبروں کا کہا گیا ہم کو اور ہم بزرگ ترین امتوں کے ہوئے

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ

فصل آٹھویں

فِي ذِكْرِ جِهَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیان میں جہاد کرنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

رَاعَتْ قُلُوبَ الْعِدَى أَنْبَاءُ بِعْثَتِهِ

دشمنوں کے دل ڈرا دیے اُن کے نبی ہونے کی خبر نے

كَنَبْأَةٍ أَجْفَلَتْ غُفْلًا مِنَ الْغَنَمِ

جیسے ایک بکری غافل ڈر جاتی ہے اور بھاگتی ہے بکریوں سے

مَا زَالَ يَلْقَاهُمْ فِي كُلِّ مُعْتَرَكٍ

آپ ہمیشہ جہاد کرتے ہیں کافروں سے ہر معرکہ میں

حَتَّىٰ حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلَىٰ وَضَمِ

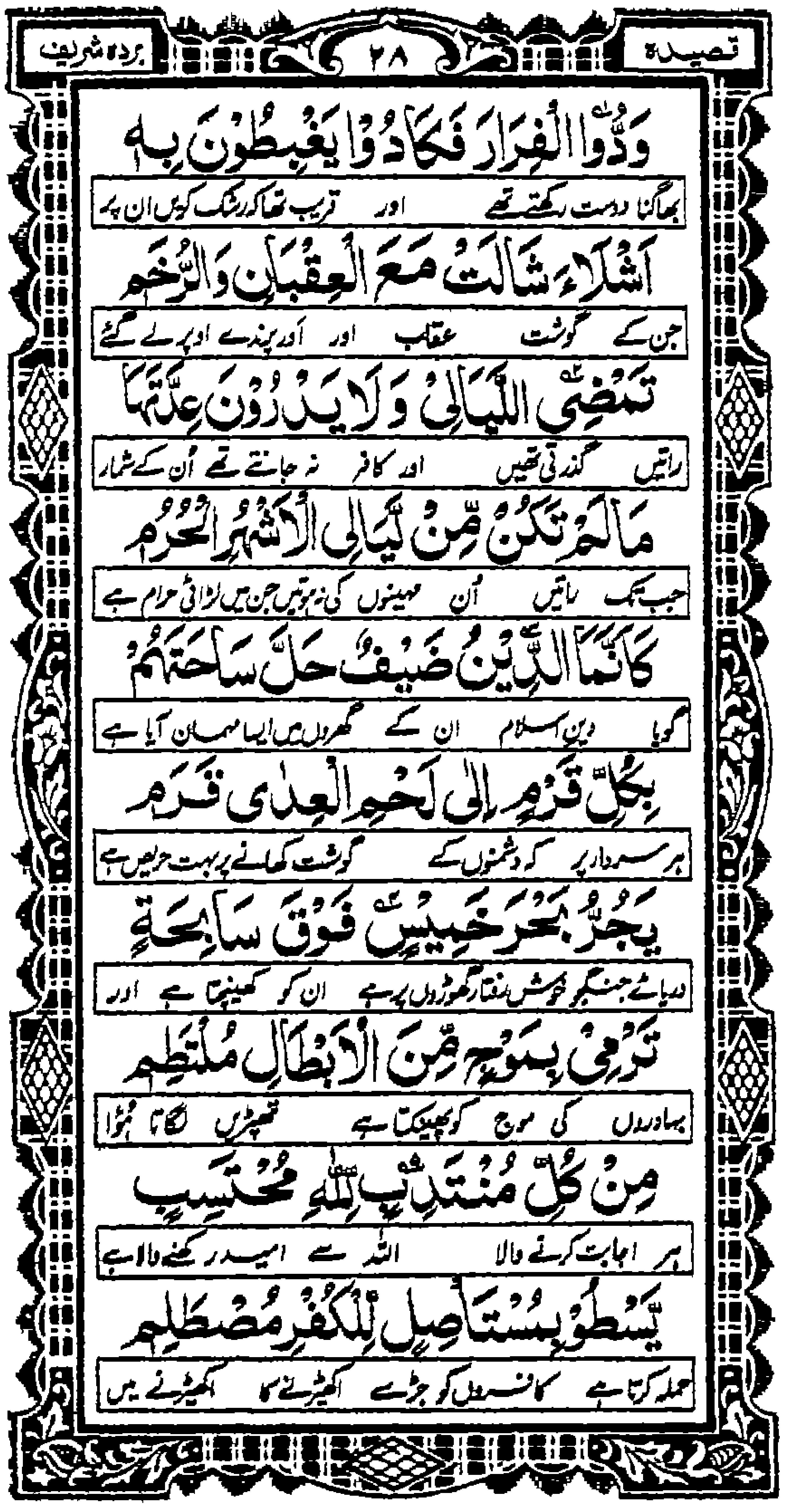
یہاں تک کہ کافر نیزوں سے ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے گوشت تختہ پر ہوتا ہے نیزوں کے

لہ یعنی ہم آپ کے ساتھ کے پیدا ہونے کے بعد فرقے تو بہت سے ہو گئے مگر خداوند تعالیٰ کی طرف سے یہ ستون ہمارے پیغمبر کا دین قیامت تک منسوخ نہیں ہو گا۔

لہ یعنی خداوند تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر کو جملہ انبیاء پر فضیلت بخشی ہے تو ضرور تھا کہ امت بھی امتوں پر فضیلت رکھے وہی ہے چنانچہ آنحضرت کی خیر امت آپ ہی کی ہے

لہ ہم سب ہی کی سنت آنحضرت نبوت سے کیونکہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوتی ہے کفار پیغمبر کے رسول سے ڈرتے ہیں

لہ یعنی آنحضرت نے کفار کو غزوات میں اس قدر قتل کیا کہ کفار زمین پر ایسے بے حس و حرکت معلوم ہوتے جیسے قصابوں کے تختوں پر گوشت پڑا معلوم ہوتا ہے ۱۲



وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُونَ بِهِ

بھاگنا دوست رکھتے تھے اور قریب تھا کہ رشک کریں ان پر

أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

جن کے گوشت عقاب اور اور پرندے اوپر لے گئے

تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عِدَّتَهَا

راتیں گذرتی تھیں اور کافر نہ جانتے تھے اُن کے شمار

مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

جب تک راتیں اُن مہینوں کی نہ ہوتیں جن میں لڑائی حرام ہے

كَأَنَّمَا الدِّينُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ

گویا دین اسلام ان کے گھروں میں ایسا مہمان آیا ہے

بِكُلِّ قَرْمٍ إِلَى لَحْمِ الْعِدَى قَرِمِ

ہر سردار پر کہ دشمنوں کے گوشت کھانے پر بہت حریص ہے

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ

دریائے جنگجو خوش رفتار گھوڑوں پر سے ان کو کھینچتا ہے اور

تَرْمِي بِمَوْجٍ مِنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

بہادروں کی موج کو پھینکتا ہے تھپیڑیں لگاتا ہوا

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ

ہر اجابت کرنے والا اللہ سے امید رکھنے والا ہے

يَسْطُو بِمُسْتَأْصِلٍ لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

حملہ کرتا ہے کافروں کو جڑ سے اکھیڑنے کا اکھیڑنے میں

ف۹ یعنی کفار کو زمین پر رہنا دشوار تھا اور اس آرزو میں تھے کہ کاش کے گر ہم وہ ٹکڑے گوشت کے ہوتے جو پرند جانوروں کے چنگلوں میں ہوتے ہیں تو البتہ اس عذاب سے چھٹکارا پاتے۔

ف۱۰ یعنی حضرت صلعم کے خوف سے ایسے بے حس ہو گئے تھے کہ راتوں کا شمار بھول جاتے مگر محرم رجب ذی قعدہ ذی الحجہ ان چار مہینوں آرام پاتے کیونکہ اوائل اسلام میں ان چار مہینوں میں قتل کرنا حرام تھا اور بعد کو یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

ف۱۱ یعنی اسلام گویا صحابہ کبار کے گھروں میں ایسا مہمان بنکر آیا کہ جنکو گوشت کا طلب کا تھا۔

ف۱۲ یعنی جب صحابہ کبار حضرت کے ہمراہ کفار سے مقابلہ کیلئے تیز رفتار گھوڑوں پر سوار ہوتے تھے تو مخالفین کی آنکھوں میں دریائے موج زن نظر آتے تھے

ف۱۳ حاصل بیت یہ مابعد کا سبکا ہے

(بقیہ بر صفحہ آئندہ)

حَتّٰی غَدَتْ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ وَهِیَ بِهِمْ

یہاں تک کہ ملت اسلام جو پہلے غریب تھی کوئی اسے

مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمِ

کچھ نہ سمجھتا تھا اپنے اقربا سے مل گئی

مَكْفُوْلَةً اَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ اَبٍ

وہ ملت کفالت میں ان سے ہے ہمیشہ اچھے باپ

وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

اور اچھے شوہر کے پس نہ یتیم ہوگی اور نہ بیوہ ہوگی

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُّصَادِمَهُمْ

وہ لشکر اسلام پہاڑ ہیں اُن سے پوچھ کافروں کے صدمے پہنچانے کی خبر

مَاذَا رَاٰی مِنْهُمْ فِیْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

کہ کافروں نے کیا دیکھا ہے ہر معرکہ میں

فَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ اُحُدًا

جنگ حنین اور جنگ بدر اور جنگ اُحد کا حال پوچھ

فُصُوْلَ حَتْفٍ لَّهُمْ اَدْهٰی مِنَ الْوَخَمِ

کہ کافروں کے لئے موت کی فصلیں تھیں وبا سے زیادہ سخت

اَلْمُصْدِرِی الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ

وہ صحابہ دشمنوں کے خون سے سفید تلواروں کو سرخ لگانے والے

مِنَ الْعِدٰی كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

بعد اُن کے سیاہ بالوں کے کاٹنے کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کرام مقبول درگاہ محبوب الٰہ عزوجل تھے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اسلام کو ترقی دیتے اور کفر کو مٹاتے تھے یہاں تک کہ اسلام نے بسبب ان کی سعی کے کمال منصب کے بعد قوت پائی اور ان کے ساتھ بھائی چارہ کر لیا۔

۲ اسلام کو باپ سے مراد حضرت ابراہیم ہیں کیونکہ ابتداء اسلام کی ان سے ہی ہوئی چنانچہ ارشاد ہے ملۃ ابیکم ابراہیم اور شوہر سے مراد حضرت صلعم ہیں کیونکہ آخر ہوگئے حضرت اسلام کے معین و مددگار ہیں ۱۲

۳ یعنی صحابہ کرام پہاڑوں کے مانند لڑائیوں میں ثابت قدم تھے اور دشمنوں کو ان سے سخت مصیبتیں پہنچیں ہیں حالات کے بدر و احد و حنین وغیرہ سے دریافت کرنا چاہیے۔

۴ یعنی جب دشمنوں کی کھوپڑیوں پر تلواریں لگتی تھیں تو تلواریں ان کی طرف سرخ رنگ کے لوٹتی تھیں ۱۲

وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ

اور وہ صحابہ نیزوں کی قلموں سے خط لکھنے والے کہ ان کی قلموں نے

أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

کسی حرف جسم کو بے نقطہ ضرب کے نہیں چھوڑا

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيْمَا تُمَيِّزُهُمْ

ان کے ہتھیار کبھی ہوئی نشانی تھی ان کے امتیاز کی

وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيْمَا مِنَ السَّلَمِ

کہ گل نشانی سے ممتاز ہوتا ہے درخت خاردار سے

يُهْدِيْ إِلَيْكَ رِيَاحَ النَّصْرِ نَشْرُهُمْ

ان کی خوشبوئیں تجھ کو ہوائے نصرت کا ہدیہ بھیجتی ہیں

فَتَحْسَبُ الْوَرْدَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِيْ

پس تو گمان کرے کہ ہر دلاور گلاب ہے غلاف میں

كَأَنَّهُمْ فِيْ ظُهُوْرِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا

گویا وہ اپنے گھوڑوں کی پشت پر ایسے ہیں جیسے اس پر درخت اُگے ہیں

مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

اپنی شجاعت اور احتیاط کے سبب نہ اس سبب سے کہ زین تنگ ہیں

طَارَتْ قُلُوْبُ الْعِدَى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا

دشمنوں کے دلوں میں لرزہ پڑا جان کے ڈر سے

فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

چارپائے آدمی سے نہیں پہچانتے ڈر اور غم سے

---

۱ یعنی جب کوئی غنیم صحابہ کا مقابلہ کرتا تھا تو آپکے نیزوں سے ہرگز بچ کر نہ جاتا تھا ۱۲

۲ یعنی اگرچہ صحابہ بھی دشمنوں کے مانند ہتھیار بند ہونے والے تھے لیکن ان دونوں میں یہ امتیاز تھا کہ صحابہ کے ہدایت اور صداقت کے ہتھیار ہمیشہ ساتھ ہوتے تھے جیسا کہ گلاب بھی ببول کے درخت کے مانند کانٹے رکھتا ہے لیکن جو بات گلاب میں ہے ببول میں نہیں پائی جاتی ۱۲

۳ یعنی جیسے گلاب کے پھول کی کلیاں اپنے غلاف میں ہوتی ہیں لیکن ان کی خوشبو کو ہر طرف پھیلاتی ہے ایسا ہی جب صحابہ زرہ وغیرہ پہنتے تھے تو ان کی نیت مندی کی خوشبو اسلام کے دماغ کو معطر کر دیتی تھی ۱۲

۴ یعنی اس قدر اہل اسلام کا خوف دلوں میں پہنچا تھا کہ بکری کے بچے کو بھی سوار بہادر جان کر بھاگ جاتے تھے ۱۲

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللّٰهِ نُصْرَتُهُ

اور جس کو رسول اللہ سے مدد اور نصرت آئے

إِنْ تَلْقَهُ الْأُسْدُ فِي آجَامِهَا تَجِمِ

اگر شیر بھی اس پر آئے تو اس کے ڈر سے تابع ہو جائے

وَلَنْ تَرَى مِنْ وَلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ

ہرگز تو کبھی نہ دیکھے گا کہ آپ کا دوست مدد نہ پائے

بِهِ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

اور آپ کا دشمن ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو

أَحَلَّ أُمَّتَهُ فِي حِرْزِ مِلَّتِهِ

اپنی امت کو اپنی ملت کے قلعے میں ایسا لے لیا ہے

كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِي أَجَمِ

جیسے شیر اپنے بچوں کو نیستان میں

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ مِنْ جَدِلٍ

کلماتِ الٰہی نے بہت جھگڑنے والوں سے جنگ کی

فِيهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

آپ کی شان میں اور بہت برہانِ الٰہی نے خصومت کی یعنی غالب آئیں

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً

تجھ کو یہی معجزہ کافی ہے کہ اُمّی کو زمانۂ

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيبِ فِي الْيُتُمِ

جاہلیت میں علم اور یتیم کو ادب حاصل ہو

۱ یعنی آنحضرت کے اصحاب ایسے مقربانِ بارگاہِ رسول میں کہ اگر ان کی شجاعت کا خوف کافروں پر غلبہ کرے تو زمین آسمان کفار کی آنکھوں میں تیرہ و تار نظر آئے تو عجب نہیں ہے کیونکہ آنحضرت کے اصحاب کرام کو شیر بھی ڈرتا ہے چنانچہ ابن عمر نے لوگوں کے انبوہ عام کو دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ کیا باعث ہے لوگوں نے کہا کہ شیر نے لوگوں کا راستہ بند کر دیا ہے ابن عمر گھوڑے سے اترے اور شیر کے کان پکڑ کر کہا کہ تو مخلوق کو ایذا پہنچاتا ہے خبردار اس جنگل میں اگر رہنا ہو تو پھر کسی کو تکلیف دینا شیر جان بچا کر جنگل کو چلا گیا اپنا سر جھکا کر ۱۲

۲ ناظم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ دوستدارانِ آنحضرت ہمیشہ مظفر و منصور رہیں گے اور دشمنانِ دین ہمیشہ مغلوب و مقہور رہیں گے ۱۲

۳ حاصل یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں جو عرب لوگ شرائع و احکام سے بالکل بے خبر تھے اور باوجودیکہ آنحضرت صلعم امی اور یتیم تھے اور نہ قوم سے کبھی باہر گئے اور نہ کسی سے تعلیم پائی ۱۲

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)



الفصل التاسع

فصل نہم

فی طلب مغفرۃ من اللہ تعالیٰ وشفاعۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بیان میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کے اور طلب کرنے میں شفاعت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

خدمتہ بمدیح استقیل بہ

میں نے آپ کی خدمت مدح سے اس لئے کی ہے کہ عفو ہو جائیں

ذنوب عمر مضی فی الشعر والخدم

وہ گناہ جوانی عمر میں کئے ہیں یعنی شعر کہنا انہوں اور خدمت کی ہے دولتمند کی

اذ قلدانی ما تخشی عواقبہ

کیونکہ میرے گلے میں پٹہ ڈال دیا ہے دونوں باتوں نے جس سے انجام کا خوف ہے

کاننی بہما ھدی من النعم

گویا ان دونوں باتوں سے میں حیوان ہوں چارپایوں میں

اطعت غی الصبا فی الحالتین وما

میں نے لڑکپن کی گمراہی کی اطاعت کی دونوں حالتوں میں اور کچھ

حصلت الا علی الاثام والندم

حاصل نہ ہوا سوا گناہوں اور پشیمانی کے

فیا خسارۃ نفسی فی تجارتہا

بڑا افسوس ہے کہ نفس کو تجارت میں بڑا نقصان ہو

لم تشتر الدین بالدنیا ولم تسم

کہ دین کو نہ خریدا دنیا کے عوض اور مول لیا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)
پھر ایسے فضائل حمیدہ اور علوم اولین و آخرین اور آداب اخلاق و نصائح و حکمتیں بیان فرمائیں یہ سب محض تعلیم علم لدنی سے اور دلیل قاطع ہے آپ کی نبوت پر کسی قسم کو گنجائش شک کی نہیں ہے ۱۲

۱؎ حاصل دونوں بیت کا یہ ہے کہ میں نے ساری عمر اپنی مدح دنیا کے اور خدمتگذری اہل دنیا میں کی اب مستحق عذاب کا ہوا پس اسکی تلافی یہی ہے کہ مدح سرائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کر کے ذریعہ اپنی نجات کا کروں اور حق تعالیٰ سے بخشش چاہوں تا عقوبت میرے گناہوں کی بدلے برحمت الٰہی ہو جائے اور عذاب سے رستگاری ہو ۱۲

۲؎ حاصل یہ کہ نفس کی شامت سے طمع دنیا میں اہل دنیا کی مدح و ثنا میں گرفتار ہوا اور سوائے حسرت و ندامت کے میں نے کچھ حاصل نہ کیا

۳؎ نفس کو لازم تھا کہ دین کو اختیار کرتا اور اہل دنیا کی طرف مشغول نہ ہوتا لیکن اپنی جہالت کی سبب خواہش دنیا کی بعوض آخرت کو مفت تباہ کر دیا

وَمَنْ يَّبِعْ اٰجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ

جو شخص آخرت کے نفع کو دنیا کے نفع پر بیچتا ہے

يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِىْ بَيْعٍ وَّفِىْ سَلَمٖ

اس کو نقصان ہی ظاہر ہوتا ہے خریداری موجود اور آیندہ میں

اِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِىْ بِمُنْتَقِضٍ

اگرچہ میں نے گناہ کئے ہیں پر میرا پیمان نہیں ٹوٹنے کا

مِّنَ النَّبِىِّ وَلَا حَبْلِىْ بِمُنْصَرِمٖ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ میرا رشتہ ٹوٹے گا

فَاِنَّ لِىْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِيَتِىْ

کیونکہ میرے واسطے آپ کا عہد ہے بسبب اس کے کہ میرا نام

مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمٖ

محمد ہے اور آپ بہت پورا کرنے والے ہیں خلقت سے عہدوں کو

اِنْ لَّمْ يَكُنْ فِىْ مَعَادِىْ اٰخِذًا بِيَدِىْ

اگر آپ میری دستگیری آخرت میں از روئے فضل کے

فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمٖ

نہ کریں تو کہو بڑی ہی لغزش ہوئی اور پاؤں رپٹے

حَاشَاهُ اَنْ يُّحْرَمَ الرَّاجِىْ مَكَارِمَهٗ

حاشا للہ کہ آپ کا امیدوار بخششوں کا محروم رہے

اَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمٖ

پناہ لینے والا یوں ہی الٹا پھیرے بے توقیر

ف دین کو بعوض تمتع قلیل دنیا کے بیچنے میں سوائے حرمان و خسران کے کچھ حاصل نہیں حاصل یہ ہے کہ دنیا کو ذریعہ آخرت سمجھے یہاں جتنی خیر و طاعت کرے گا آخرت میں اتنا ہی نفع پائے گا۔

ف حاصل مضمون یہ ہے کہ میں اپنے گناہوں کے سبب ناامید نہیں ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ میرا پیمان اسلام کا جو آنحضرت سے میں نے کر لیا ہے ٹوٹا نہیں اور امید شفاعت بروز قیامت کی منقطع نہیں ہوئی بلکہ اس سبب سے کہ میرا نام محمد ہے اتفاق اسم کا مجھ کو بہ مدد سے زیادہ تر توقع ہے کہ آپ پاس میرے نام کے میرے حق میں شفاعت فرمائیں گے۔

ف حاصل یہ کہ اگر میری شفاعت کے باعث آنحضرت صلعم میرے حال پر قیامت کے دن کرم نہ فرمائیں گے تو بڑی ذلت و خواری ہوگی۔

ف حاصل یہ کہ امید رکھنے والا آپ کی بارگاہ سے پاک و منزہ ہے کہ امیدوار اکرام و اخلاق آنحضرت صلعم محروم رہے یا جو اسکے سایہ سعادت و حمایت میں آگیا ہے وہ ذلیل و خوار ہو اور آنجناب اسکے حال پر توجہ نہ کریں۔



وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِيْ مَدَائِحَهٗ

اور میں نے جبسے آپ کی مدح میں فکر کو لازم کرلیا ہے

وَجَدْتُّهٗ لِخَلَاصِيْ خَيْرَ مُلْتَزِمٖ

آپ کو اپنی خلاصی کے واسطے بہت اچھا لازم جاننے والا پایا ہے

وَلَنْ يَّفُوْتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ

اور ہرگز بے نیازی فوت نہ ہوگی اس ہاتھ کو جو خاک پر پہنچا

اِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِي الْاَكَمِ

جس نے وسیلہ آپ کا لیا کیونکہ مینہ ٹیلوں پر سبزہ پیدا کرتا ہے

وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ

اور میں نہیں چاہتا ہوں دنیا کے منافع جیسے زہیر شاعر کے

يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

ہاتھوں نے میوے چنے ہرم بن ہشام کی ثنا کرنے میں

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ

فصل دسویں

فِيْ ذِكْرِ الْمُنَاجَاتِ وَعَرْضِ الْحَاجَاتِ

بیان و ذکر مناجات میں اور پیش کرنے میں حاجتوں کے

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ

اے تمام مخلوق سے بزرگتر آپ کے سوائے میرا کوئی ایسا نہیں

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

جس سے پناہ چاہوں حادثہ عام کے نازل ہونے میں

ف حاصل یہ کہ میں تو اس
بادشاہ رسالت پناہ اور خواجۂ
آسمان و زمین کے آنجنابؐ
کی تعریف میں ہوں اور میرا مدح
کرنا محض بنا بر اخلاص و
محبت ایمان کے ہے
پس میں محروم نہ رہوں گا
اور دنیا و آخرت کی مصیبت
سے نجات پاؤں گا۔

ف حاصل یہ کہ
بیت کا یہ ہے کہ آپ کی بخشش و
عطا عام ہے کوئی اس
سے غائب نہیں ہر شخص قدر
اپنے حوصلہ کے پاتا ہے اور
میرا مقصود آپ کی عطا سے
دنیا نہیں جیسا کہ زہیر شاعر
نے ہرم کی مدح و ثنا میں
حاصل کی بلکہ میں تو آپ کی
عنایت رحمت سے آخرت
کی نعمتیں اور قرب و منزلت
چاہتا ہوں۔

ف حاصل یہ کہ اے
بزرگترین کائنات کے سوائے
تیری ذات پاک کے کوئی
ایسا نہیں جو مجھ کو پناہ
دے اور وقت پڑنے کے
حادثات و بلیات کے
دامن شفاعت میں
چھپا دے۔

وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِيْ

اور آپ کا رتبہ ہرگز مضائقہ نہ چاہے گا میری شفاعت کا

إِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

جس وقت اللہ کریم کا سزا دینے والا جلوہ کرے گا یعنی قیامت کو

فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

کیونکہ دنیا اور آخرت آپ کی بخششوں میں سے ہے

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

اور لوح و قلم آپ کے علموں میں سے ہیں

يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

اے دل ناامید نہ ہو بڑے گناہوں کے سبب سے

إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اس لئے کہ بخشش میں گناہ کبیرہ چھوٹے ہیں

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا

امید ہے کہ اللہ کی رحمت جب تقسیم ہوگی تو موافق

تَأْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

گناہوں کے ہوگی جس کے گناہ بہت ہونگے اس پر رحمت بہت ہوگی

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ

اے میرے پروردگار میری امید کو الٹا نہ کیجیو

لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِيْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ

اپنے سامنے اور میرے حساب کو یعنی التجا کو بر لائیو

۱؎ حاصل ہر دو بیت کا یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو حکم سزا دیگا اس وقت مجھ کو آپ اپنی شفاعت میں جگہ دیں اور شدائد و اہوال قیامت سے رہائی بخشیں تو آپ کی بخشش سے کچھ بعید نہیں کیونکہ دنیا و آخرت آپ کے وجود باجود سے جلوہ گر ہوئی ہے اور آپ کا علم جمیع اشیاء کو محیط ہے جو لوح محفوظ پر زبان قلم سے ثبت ہوئے ہیں۔

۲؎ حاصل یہ کہ کبائر اللہ تعالیٰ کی بخشش کے آگے مثل صغائر کے ہیں پس ناامیدی اس کی رحمت عظیم سے کہ گنجائش نہیں رکھتی ہے ممنوع ہے لا تقنطوا من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا

۳؎ حاصل یہ کہ نزول رحمت بقدر معصیت کے ہو سکتی ہے تو جس کے گناہ بہت ہیں وہ مستحق زیادہ رحمت کا ہے۔

۴؎ ناظم کہتے ہیں کہ اے میرے پروردگار امید نجات کی قیامت میں تیری جناب پاک سے ہے امیدوار ہوں کہ ساتھ خیبت رد نہ کیجے

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ

اور اپنے بندے پر دونوں جہاں میں عنایت کر کہ جب امور ہائلہ

صَبْرًا مَتٰى تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

اس کو پیش آتے ہیں تو اس کا صبر بھاگ جاتا ہے یعنی بے صبر ہو جاتا ہے

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةٍ

اور درود وسلام کے ابروں کو اجازت دے کہ ہمیشہ

عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

کمال کثرت سے برسیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ

اور سب آل واصحاب اور ان کے تابعین پر کہ وہ تقوے

اَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

اور پاکیزگی میں اصل ہیں اور حلم و کرم کے رضوان اللہ علیہم

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ

پھر راضی ہو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے

وَعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

اور حضرت علی اور حضرت عثمان سے کہ وہ صاحب کرم ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبًا

جب تک کہ صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلائے

وَاَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ

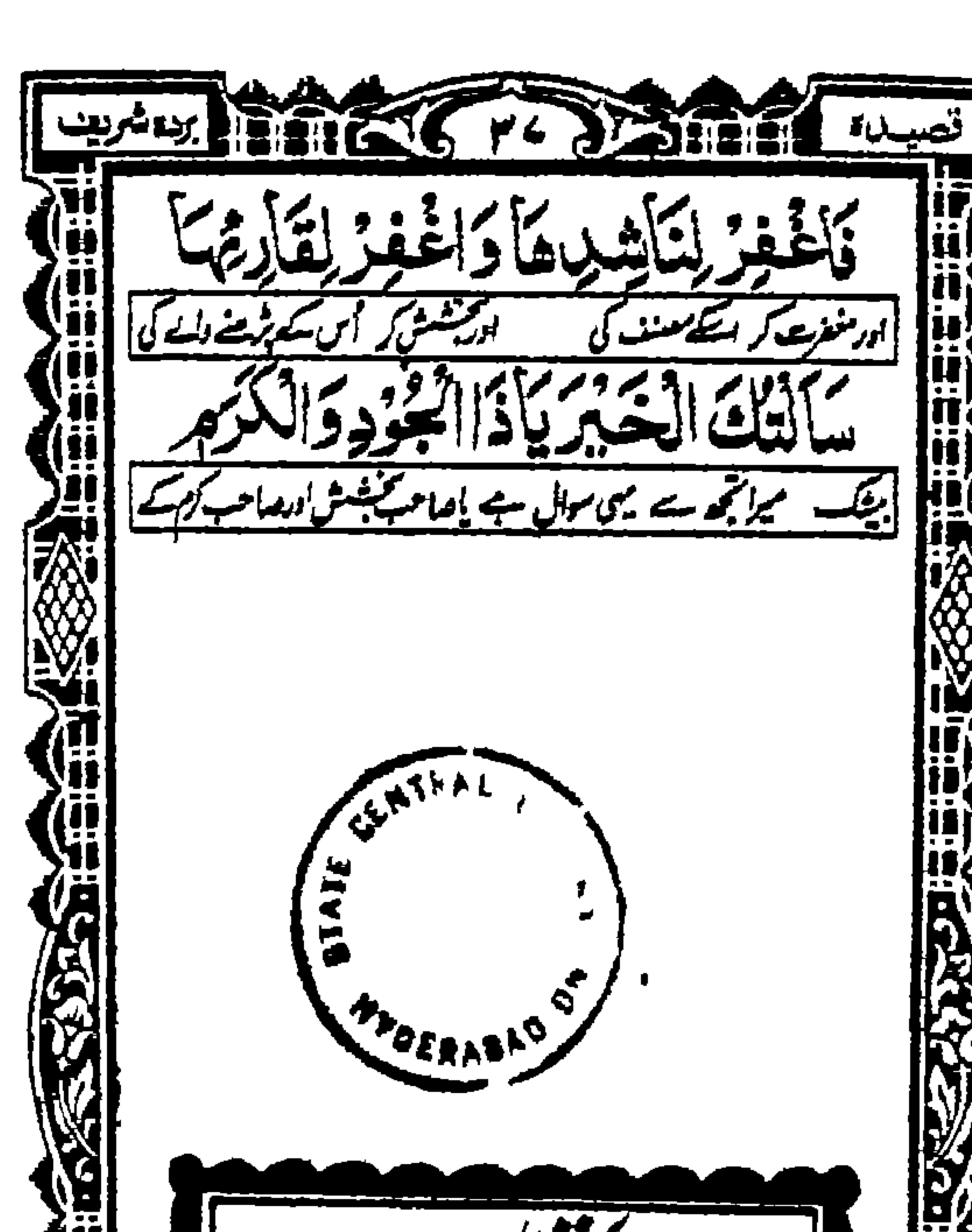
اور اونٹوں کو طرب میں لائے حدی کہنے والا نغموں سے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) منقلب ہو جائے اور دستار حسن ظن رحمت علم کی جو ہر سے ہاتھ سے دینے والا ہو اور بندہ گنہگار کو امید لطف و عنایت کی دنیا آخرت میں تجھی سے رکھتا ہے کیونکہ وہ سختیوں اور بلاؤں کو صبر و تحمل نہیں کر سکتا ہے

سلہ جو تشریح کلام کا ہو پر وہ آنحضرت صلعم کے جیسے حسن خاتمہ چاہتے ہیں قبولیت دعا کا ہے اس لئے ناظم بعد اس کے کہتے ہیں کہ اے پروردگار عالم اپنی رحمت کاملہ کی بارش کر جب تک کہ باد صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلائے اور شتربان اونٹ کو اپنی نغمہ سرائی سے طرب و نشاط میں لائے آنحضرت صلعم اور آپ کی آل و اصحاب اور ان کے پیروی کرنے والوں پر کہ وہ اصحاب تقوی و طہارت میں مثل بارش کے ہمیشہ مثل بادل کے برستی رہے اور تا قیام قیامت منقطع نہ ہو ۔

سلہ اس قصیدہ متبرکہ کے برکات سے ہے کہ اس قصیدہ کی ابتدا لفظ امن سے ہے اور انتہا لفظ نغم پر

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)



فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا

اور مغفرت کر اسکے مصنف کی اور بخشش کر اس کے پڑھنے والے کی

سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ

بیشک میرا تجھ سے یہی سوال ہے یا صاحب بخشش اور صاحب کرم کے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ونعم کے واقع ہے اور قاریان قصیدہ کو خوشخبری ہے کہ ہمیشہ دارالامن جناب مصطفوی میں رہیں اور درود شدائد اور رنج ومصائب دنیا و آخرت سے مامون و محفوظ اور عیش وطرب ونعم میں مشغول و محظوظ رہیں فقط



قرآن مجید
کتابت اور طباعت دیدہ زیب، کاغذ اور جلد بندی مضبوط
مکمل فہرست مفت طلب فرمائیے!
تاج کمپنی لمیٹڈ
پوسٹ بکس نمبر ۵۳۰ کراچی


قرآن پاک
کا پڑھنا کارِ ثواب
اس کا سمجھنا موجبِ خیر و برکت
اور
اس پر عمل کرنا ذریعۂ نجات
ہے
تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور۔ کراچی